REGD. No. L-5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۵ ماہ شہادت ۱۳۳۶ھش | ۲۵ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اردن میں ایک نئے سیاسی بحران کے آثار

ڈاکٹر حسین خالدی کے مستعفی ہونے کی خبر اور اس کی تردید

عمان ۲۴ اپریل۔ اردن میں ڈاکٹر حسین فخری الخالدی کی کابینہ جسے برسر اقتدار آئے ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا ہے۔ آغاز کار ہی ایک بڑے سیاسی بحران سے دوچار ہوگئی ہے ایک اطلاع کے مطابق اردن کی تمام سیاسی پارٹیوں نے کابینہ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور دھمکی دی ہے۔ کہ اگر کابینہ مستعفی نہ ہوئی۔ اور دوسرے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو سارے ملک میں عام ہڑتال کردی جائیگی۔

قاہرہ ریڈیو نے کل یہ اطلاع بھی نشر کی تھی۔ کہ ڈاکٹر خالدی کی کابینہ نے شاہ حسین کو اپنا استعفےٰ پیش کردیا ہے۔

اس خبر کے نشر ہونے کے بعد ڈاکٹر خالدی نے ایک بیان میں اس کی تردید کرتے ہوئے اسے غلط قرار دیا سیاسی پارٹیوں نے جو مطالبات پیش کئے ہیں۔ ان میں آئینی حکومت کا نفاذ ، سترہ فوج کے برطرف اور جلاوطن شدہ تمام فوجی افسروں کو بحالی کرنے اور شاہی محل کے بعض افسران کی ملکی سیاست میں مداخلت کو روکنے پر زور دیا گیا ہے کل کابینہ نے اپنے ایک طویل اجلاس میں ان مطالبات پر غور کیا۔ بعد میں ڈاکٹر خالدی نے شاہ حسین سے ملاقات کی۔ اردن کے بعض حصوں سے مظاہروں کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔

ضروری اعلان

— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ —

تمام احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ رسالہ فطرت لاہور پر جو رفیق احمد کا نام ترتیب دینے والوں میں لکھا گیا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ رفیق احمد میرا بیٹا ہے۔ ابھی تعلیم سے فارغ نہیں ہوا نہ وہ ایڈیٹری کے قابل ہے نہ ترتیب دینے کے قابل۔ ممکن ہے اس وقت کلرک بن سکے وہ بھی ناقص۔ مولوی سیف الرحمن صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین نے جو درحقیقت اس رسالہ کے کرتا دھرتا ہیں اس کا نام صرف اس وجہ سے رکھا ہے کہ شائد اس کے نام کی وجہ سے احمدی اس رسالہ کو خریدیں۔ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ رسالہ محض دوسرے رسالوں کے چرائے ہوئے مضمونوں پر چلتا ہے۔ کوئی احمدی دھوکا میں نہ آئے۔ اور اس کو نہ خریدے۔ رسالہ میں تو یہ لکھا ہے کہ اس کی کاپیاں بالکل ختم ہوگئی ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں مولوی سیف الرحمن صاحب کاسۂ گدائی لے کر صاحب حیثیت لوگوں کے گھروں میں پھرینگے۔ کہ کچھ مدد کرو تاکہ میں اس رسالہ کا اگلا ایشو نکال سکوں۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۵۷/۴/۲۳

فلپائن میں کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دینے کا بل

منیلا ۲۴ اپریل۔ فلپائن میں ایوان نمائندگان نے کل تخریبی سرگرمیاں ختم کرنے کا بل منظور کرلیا۔ اس بل کے تحت وہاں کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے گا۔ قانون کی شکل اختیار کرنے سے قبل اس بل پر ابھی سینٹ کی منظوری باقی ہے۔ چنانچہ اب یہ بحث کے لئے سینٹ میں پیش ہوگا۔ تخریبی سرگرمیاں رکھنے والوں کے لئے بل میں موت کی سزا رکھی گئی ہے۔

انڈونیشیا غیر جانبدار رہے گا

جاکرتہ ۲۴ اپریل۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا میں جو نظریاتی کشمکش جاری ہے۔ انڈونیشیا اس میں آزاد اور غیر جانبدار رہے گا۔ اور پہلے کی طرح نوآبادیاتی نظام کے خلاف جدوجہد جاری رکھے گا۔

کرشک سرامک پارٹی اور عوامی لیگ

کراچی ۲۴ اپریل۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق عوامی لیگ اور کرشک سرامک پارٹی کے لیڈروں کی حالیہ بات چیت اب تک کسی فیصلہ کن مرحلے پر نہیں پہنچی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم سہروردی کی جاپان سے واپسی کے بعد اس سوال پر پھر گفتگو ہوگی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ٹیلیفون

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ سکول میں بھی اب ٹیلیفون لگ گیا ہے۔ سکول کا فون نمبر ۴۴ ہے۔

کشمیری مہاجرین پر تیرہ کروڑ روپے صرف ہوئے

مظفر آباد ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر سے آنے والے پانچ لاکھ تیرہ ہزار مہاجرین کی بحالی اور آبادکاری کے سلسلہ میں حکومت پاکستان نے اب تک ۱۲ کروڑ اناسی لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

رمضان کا آخری عشرہ

اور

لیلۃ القدر

دوست اپنی کمریں کس لیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول فرماتا ہے اور اس مبارک رات کے دوران میں روحانیت کا اتنا انتشار ہوتا ہے۔ کہ گویا زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی فضا خدا کی عظیم الشان رحمت اور اس کی غیر معمولی مغفرت سے بھر جاتے ہیں۔ اس رات کا نام لیلۃ القدر ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ
هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

"یعنے لیلۃ القدر خدائی نعمتوں کے لحاظ سے ہزار سال سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ اس رات کے دوران میں خدائی رحمت کے فرشتے اور روحانی زندگی کے فیوض بڑی کثرت کے ساتھ زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ یہ مقدس رات گویا مجسم سلامتی ہے جس کی برکات کا انتشار صبح صادق تک رہتا ہے"

حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اس رات کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور چونکہ قمری حساب سے رات دن سے پہلے آتی ہے۔ اس لئے آخری عشرہ کی طاق راتوں سے ۲۱۔ ۲۳ و ۲۵ و ۲۷ و ۲۹ رمضان سے پہلی راتیں مراد ہیں۔ اور بعض حدیثوں میں آخری عشرہ کی بجائے آخری ہفتہ کا بھی ذکر آتا ہے۔ یعنے رمضان کی آخری سات راتیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ ان راتوں کو خصوصیت کے ساتھ نوافل اور عبادت اور ذکر الٰہی میں گزاریں اور درود شریف پر بھی بہت زور دیں۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:۔

شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

"یعنے جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص عبادت کے لئے اپنی کمر کس لیتے تھے۔ اور اپنی راتوں کو مخصوص روحانی رنگ سے معمور کر دیتے تھے۔ اور اپنے اہل خانہ کو بھی نوافل اور دعاؤں کے لئے جگاتے تھے"

یہ سوال کہ لیلۃ القدر کی علامت کیا ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اس رات کی حقیقی علامت تو روحانی حس سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کا مقام مومن کا دل ہے۔ جو انوار الٰہی کا مورد بنتا ہے لیکن ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر میں بارش کے قطرے برستے دیکھے تھے۔ اور اس رات واقعی ظاہر میں بھی باران رحمت کا نزول ہوا تھا۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہر دفعہ یہی مادی علامت ظاہر ہو۔ خدائی مشیت بسا اوقات انسان کی روحانی ترقی کے لئے ظاہری علامتوں کی بجائے روحانی علامتوں کو زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ تاکہ مومنوں میں جستجو کی کیفیت کو بیدار رکھا جائے۔ اور وہ کم از کم آخری عشرہ کی طاق راتیں تو لیلۃ القدر کی تلاش میں گزاریں بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ طاق راتوں پر بھی حصر نہ کیا جائے۔ بلکہ سارا عشرہ ہی مخصوص عبادت اور مخصوص دعاؤں میں گزارا جائے۔

حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے لیلۃ القدر میسر آوے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ فرمایا یہ دعا کرو کہ:۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

"یعنے اے میرے آسمانی آقا تجھ میں یہ صفت اور طاقت ہے۔ کہ اپنے بندے کے گناہوں کو اس طرح محو کر دے اور مٹا دے کہ گویا وہ ہوئے ہی نہیں۔ اور تو اس قسم کی بخشش کو پسند فرماتا ہے۔ پس تو میری خطاؤں کے ساتھ بھی یہی معاملہ فرما اور مجھے بے حساب بخشش پانے والے بندوں میں شامل کر لے"

غالباً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سوال کرنے والے کے مخصوص حالات یا مخصوص آرزو کو مدنظر رکھ کر تلقین فرمائی تھی۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص اپنے آپ کو اس دعا تک محدود رکھے۔ بلکہ ہر قسم کی جماعتی اور انفرادی دعائیں کی جا سکتی ہیں اور کرنی چاہئیں۔ مگر برکت کے خیال سے اس دعا کو بھی ضرور لیلۃ القدر کی دعاؤں میں شامل کر لینا چاہیئے

لیکن جیسا کہ میں بار بار لکھ چکا ہوں۔ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اسلام میں ہرگز کوئی منتر جنتر نہیں ہے۔ کہ ادھر منہ سے ایک بات نکلی۔ اور ادھر جھٹ آسمان تک پہونچ گئی۔ اور سارا سال غفلت میں گزارا۔ اور ایک رات کی عبادت سے ابدی تعویذ حاصل کر لیا۔ بلکہ اسلام مستقل طہارت نفس اور مسلسل مجاہدہ کا نام ہے۔ پس سچا مومن وہی ہے۔ جو تقوےٰ کے مقام پر قائم ہو۔ اور اپنی زندگی رضا الٰہی اور نیکی اور عمل صالحہ کی کوشش میں گزارے۔ اور لیلۃ القدر بھی زیادہ تر اسی شخص کو فائدہ دیتی ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کے ساتھ سچی محبت رکھتا ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کا وفادار اور مخلص خدمت گزار ہے۔ ایسے شخص پر خدا تعالےٰ اپنے فضل و رحمت کا سایہ رکھتا ہے۔ اور اس کی لغزشوں پر چشم پوشی فرماتا ہے۔ اور اس کی دعاؤں کو زیادہ سنتا ہے۔ لیکن چونکہ لیلۃ القدر دربار عام کا حکم رکھتی ہے۔ جبکہ خدائی انعاموں کا وسیع چھینٹا پڑتا ہے۔ اس لئے سب لوگ اس سے علیٰ قدر مراتب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور اٹھانا چاہیئے۔ اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۱ رمضان ۱۳۷۶ھ

یوم خلافت کے متعلق ضروری اعلان

الفضل ۹ نومبر ۱۹۵۶ء میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" منایا کریں۔ یہ وہ دن ہے جس میں مولوی نور الدین صاحب رضؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے۔ "یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ اور اس کا وجود ضروری ہے۔

احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے یہ اعلان دوبارہ کیا جاتا ہے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرما لیں۔ اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

قرض اور قراض

روپیہ کے لین دین کے متعلق چند اہم تصریحات

— از محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ —

معاشرہ کی ترقی اور باہمی تعاون کے غرض کے لئے اسلام میں ہدایات اہمیت حاصل ہے۔ ان میں قرض کے لین دین کا ایک خاص مقام ہے۔ قرض حقوق عامہ میں سے ایک خاص حق ہے۔ جو سوسائٹی کے فارغ البال اور خوشحال افراد پر حاجتمندوں کے لئے تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لین دین کی بنیاد خالص احسان اور اعلےٰ درجہ کی انسانی ہمدردی پر ہے اس لئے اگر اس میں کسی قسم کی انفرادی مفاد پرستی اور دنیاوی لالچ کو برداشت نہیں کیا گیا۔ بنیادی طور پر قرض کا جواز اس اصل پر قائم ہے۔ کہ معاشرہ کا کوئی فرد اپنی انفرادی حیثیت میں دوسروں کے شعوری یا لاشعوری تعاون سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ وہ لازماً دوسروں کی مدد کا محتاج ہے۔ اور دوسرے اپنے اپنے دائرہ میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ دولت کمانے میں زمین۔ فضا۔ پانی۔ ہوا۔ روشنی اور جلا اور اسی قسم کی سینکڑوں ملکیت عامہ رکھنے والی نعمتوں کا بنیادی دخل ہے۔ خود گرد و پیش میں رہنے والے انسانوں کے گہرے تعاون کے بغیر کچھ بھی نہیں کما سکتا۔ معاشرہ کا امن انسانوں میں باہمی ذمہ واری کا احساس، ایک دوسرے کا احترام، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال اور اس کے لئے جذبات اور خواہشات کی قربانی۔ یہ وہ عمومی امور ہیں۔ جن کا افزائش دولت سے انتہائی قریبی تعلق ہے۔ علاوہ ازیں جب کوئی کسی سے کام لیتا ہے۔ تو ضروری نہیں کہ وہ اس کا جائز حق جو اصل میں واجب الادا ہونا چاہیئے ادا بھی کرتا ہو۔ بہت ممکن ہے۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ کام کرنے والا کسی نہ کسی وجہ سے اپنے کام کی مقدار سے بہت کم معاوضہ لینے پر اکتفا کرتا ہے۔ اور مستقبل کی امیدوں اور کام لینے والے کی موہوم مہربانیوں پر اعتماد کرتے ہوئے مسلسل اس کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کرتا ہوا چلتا چلا جاتا ہے۔ پس اسلام نے ان لاتعداد مؤثرات اور انسانوں کے اس قسم کے باہمی متداخل اور ایک دوسرے میں سرایت کئے ہوئے حقوق کا خاص خیال رکھا ہے۔ اور انہیں نظر انداز کرنے کو معاشرہ کی بے چینی اور بدامنی کی جڑھ بتایا ہے۔ جس کے بڑھ جانے سے نہ کسی کی آبرو محفوظ رہ سکتی ہے۔ اور نہ کسی کی جان۔ نہ کسی کے اموال باقی رہتے ہیں۔ اور نہ اس کے اہل وعیال اس لحاظ سے اسلام کہتا ہے کہ قدرت کے پیدا کردہ خاص حالات کی وجہ سے امیر ان عام حقوق میں غریبوں کے امین بنائے گئے ہیں۔ اور ضرورت پڑنے پر انہیں یہ امانتیں ادا کرنی چاہئیں۔ اگر وسعت اور فراخی اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔ تو حاجتمند کے مطالبہ کرنے پر قرض دینا ایک رنگ میں غریبوں کے حقوق کی انہی امانتوں میں سے ایک امانت کی ادائیگی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس کے پاس اس حاجتمند کی طرف سے رکھوائی تھی خوشدلی اور وسعت قلبی کے ساتھ اس امانت کا ادا کرنا بے شک ایک احسان ہے۔ اور جذبۂ ہمدردی کی اعلےٰ علامت جس سے امانت رکھنے والا یقیناً خوش ہوگا۔ اور اس کی خوشی سینکڑوں برکات کے نزول کا باعث ہوگی۔ لیکن اس روحانی ثواب اور دلی جذبہ کی تسکین کے علاوہ اس کار خیر کے لئے کسی مادی یا دنیوی معاوضہ کو اسلام قطعاً برداشت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کار خیر کے لئے اس قسم کا مادی معاوضہ طلب کرنا اللہ تعالےٰ سے جنگ کرنے کے مترادف قرار دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔

یمحق اللہ الربٰو ویربی الصدقات واللہ لایحب کل کفارٍ اثیم۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ لھم اجرھم عند ربھم ولا خوفٌ علیھم ولاھم یحزنون یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربٰو ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فأذنوا بحربٍ من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون۔

(بقرہ ۳۸ / ۲۷۹)

یعنے اللہ تعالےٰ ربٰوا کے سسٹم کو مٹانا اور صدقات کے سلسلہ کو ترقی دینا چاہتا ہے کیونکہ دنیا کی آبادی اور امن کی ضمانت اسی نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کسی ناشکرے اور بدیوں کے عادی کو پسند نہیں کرتا۔ یقیناً جنہوں نے اس نظام کو مان لیا۔ اور اس کے مطابق عمل بھی کئے۔ نماز کو قائم کیا۔ اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کی۔ انہی کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کی ان قربانیوں کا اجر ہے۔ اس لئے انہیں نہ کسی سے ڈرنے کی ضرورت ہے (کیونکہ ایک اچھے اور ہمدرد معاشرہ میں بدامنی اور خطرہ کا کیا احتمال) اور نہ وہ غمگین ہوں گے (کیونکہ ان ناکامیوں سے دوچار کرنے والے سامانوں سے وہ دور ہیں) اے وہ جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے اس بہترین نظام کو قبول کیا۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور ربٰو میں سے جو کچھ باقی ہے، اسے چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو۔ تو پھر تمہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا الٹی میٹم ہے۔ اور اگر تم اس لوٹ کھسوٹ سے باز آجاؤ۔ اور توبہ کر لو، تو تم اپنے راس المال کے حقدار ہو۔ تم ظلم نہ کرو گے۔ تو تم پر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس آیت کریمہ میں معاشرہ کی بدامنی کے ایک اہم سبب پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کے ازالہ کی ہدایت کی گئی ہے۔ قرض سے نفع کمانا سود اور ربا کی اصل حقیقت ہے جس کا معاشرہ کے اقتصادی نظام کے توازن کو درہم برہم کرنے میں خاص دخل ہے۔ اس لئے اسلام نے اس سے منع کیا اور اس کی بجائے صدقات کے سسٹم کو جاری کرنے کی ہدایت فرمائی۔ صدقات میں قربانی کا خاص جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور مجموعی خطرات سے حفاظت کا خیال ان کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے۔ یہی نقطہ ہے جس کی بناء پر اس آیت اور دوسری احادیث میں قرضہ اور اسی قسم کے معاشرہ کے دوسرے حقوق کی ادائیگی کو صدقات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ عام صدقہ کا تو دس گنا ثواب ملتا ہے۔ لیکن قرضہ دینے کے صدقہ کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ (ابن ماجہ باب القرض) لیکن اس کے بالمقابل ربا کو خودغرضی اور نفس پرستی کے مترادف اور تمام شورشوں کی جڑھ کہا گیا ہے۔

اس تقابل کا سبب واضح ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کا ملک کی دولت پر قبضہ ہے

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے خلافت حقہ اسلامیہ اور نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کے امتحان کے متعلق جو اعلان اخبار الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ ہدایت بھی ہے۔ کہ سب جماعتیں اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد کا جائزہ لیکر اطلاع دیں کہ کتنے آدمی اس جماعت میں امتحان دینا چاہتے ہیں یہ اطلاع دو ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے انصار او رخدام کو چاہیئے کہ معین عرصہ کے اندر اندر امتحان دینے والوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ یہ امر نہایت ضروری ہے۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اگر وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کے جائز حقوق کو ادا کرتے رہیں۔ تو عوام کے انتقام اور جوابی جذبہ سے وہ محفوظ رہیں گے اور امن کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے گا۔ بصورت دیگر اگر اسلامی حکومت قائم ہے تو اس کے قوانین حرکت میں آئیں گے اور عوام کے حقوق غصب کرنے والوں پر ان کی گرفت سخت تر ہو جائیگی اور اگر اسلامی حکومت قائم نہیں تو پھر اللہ تعالےٰ کی براہ راست حکومت کی قہری تجلی کا ظہور ہوگا۔ جس کے دھکا سے معاشرہ کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے ٹکرا جائے گا۔ پرانی عزتیں مٹ جائیں گی نئی اور سرکش عزتیں سر نکال لیں گی۔ اور اس توڑ پھوڑ میں زیادہ پست عوامل بہتر عوامل پر غلبہ پالیں گے۔ لیکن داروگیر کی یہ بے ترتیبی خلوص کے جذبہ کا یہ فقدان اور انتقامی جذبہ کا یہ بحران نئی خرابیوں کو جنم دے گا۔ جس کے نتیجہ میں تعمیر کی صورت کے ساتھ ساتھ بگاڑ کی ڈراؤنی شکلیں بھی سامنے دکھائی دیں گی۔ ایسا اسلئے ہوتا ہے کہ دنیا اللہ تعالےٰ کے قانونِ رضا کو جو اس کا قانون شریعت ہے پس پشت ڈال دیتی ہے اور اسے تسلیم کرنے کی بجائے اس سے بغاوت کی راہ اختیار کرتی ہے اور یہ چراگاہ کبھی کسی کے لئے خوشگوار ثابت نہیں ہوئی۔ اس آیت میں صدقات کے نظام سے روگردانی کرنے والوں اور ربوٰ کا کاروبار اختیار کرنے والوں کو کفار اثیم یعنی احسان ناشناس اور عادی گنہگار قرار دیا گیا ہے۔ جو سود خوری کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احسان کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ کوئی کام اس کیفیت اور تصور کے ماتحت کیا جائے کہ وہ رزق دینے والے اپنے مالک و خالق خدا کو دیکھ رہا ہے اگر یہ مقام اسے حاصل نہیں تو پھر کم از کم اس جذبہ سے ضرور سرشار ہونا چاہیئے کہ اس کا مالک و خالق خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ کام وہ اس کیلئے کر رہا ہے اب جو شخص روپیہ قرض دیتا ہے اور پھر اس کے ساتھ اپنے دنیوی مفاد بھی وابستہ کرتا ہے۔ وہ احسان ناشناس نہیں تو اور کیا ہے۔ زبان سے تو وہ کہتا ہے کہ وہ احسان کر رہا ہے۔ لیکن عمل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ خود غرض ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بندہ نہیں۔ بلکہ اپنے نفس کا بندہ ہے

اسی طرح آیت کے فقرہ لا تظلمون ولا تظلمون میں اصول تقابل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر کوئی ظلم نہ کرے تو اسے بھی دوسروں پر ظلم نہیں کرنا چاہیئے اگر اپنی حق تلفی پر اسے رنج ہوتا ہے تو دوسروں کے حقوق تلف کرنے سے بھی اسے باز رہنا چاہیئے۔ ورنہ قانون قدرت اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اور اس کی ظالمانہ روش کو کچلنے کے سامان غیر متوقع حالات میں طوفان ہلاکت بن کر اس کے گردو پیش پر چھا جائیں گے۔

غرض قرض سے نفع کمانے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں اور اس کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ اور اس بارہ میں انتفاع کے شائبہ تک کو برداشت نہیں کیا گیا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص قرض لے اور پھر وہ قرض دینے والے کو کوئی ہدیہ بھیجے حالانکہ اس سے پہلے ان میں محبت کا یہ تعلق قائم نہیں تھا۔ تو ایسی صورت میں اسے یہ ہدیہ قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قرض کے لحاظ سے وہ ایسا کر رہا ہو۔

(ابن ماجہ بحوالہ نیل الاوطار صفحہ ۲۳۱ ج ۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قرض سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا ربوٰ ہے۔ چنانچہ یہی سختی ہے۔ جس کی وجہ سے بعض بزرگ تو وہم کی حد تک اس بارہ میں محتاط تھے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ جس شخص کو انہوں نے قرضہ دیا ہوا تھا۔ اس کی دیوار کے سایہ میں بھی وہ نہیں بیٹھتے تھے۔

(کشف الغمہ صفحہ ۳۱ جلد ۲)

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ قرض چونکہ ایک معاشرتی حق ہے۔ جو معاشرہ کے دولت مند حصہ پر ضرورتمند افراد کا قانون عامہ کے لحاظ سے تسلیم کیا گیا ہے اور اس میں قرض دینے والے کے کسی مخلص ذاتی احسان کی چنداں اہمیت نہیں۔ اسلئے ضرورت پڑنے پر تمام بزرگوں نے اس حق سے فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ اور دوسرے بزرگان ملت ضرورت کے وقت قرض لیتے تھے مسلمانوں سے بھی اور غیر مسلموں سے بھی۔ اپنوں سے بھی اور بیگانوں سے بھی۔ نہ اس میں کوئی تمیز روا رکھی اور نہ کسی قسم کا حرج محسوس کیا۔ اور پھر اس کے بعد فراخی ملنے پر قرض کی ادائیگی کا بھی پوری ذمہ داری کے ساتھ اہتمام کیا۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ (بحوالہ نیل الاوطار صفحہ ۲۳۳ جلد ۵ باب القرض و باب الرھن)

اسلام نے جس طرح قرض دینے والے پر زور دیا ہے کہ خالص جذبۂ احسان کے مطابق قرض دے۔ اسی طرح قرض لینے والے کو بھی تلقین کی ہے کہ وہ پورے جذبۂ امتنان کے ساتھ حسب وعدہ قرض ادا کرے طاقت کے باوجود قرضہ کی ادائیگی میں وعدہ خلافی، ٹال مٹول اور لاپرواہی کو شریعت اسلام نے انتہائی مذموم طرز عمل قرار دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَيُّ الواجد ظلم يحل عرضه وعقوبته

(صحیح مسلم بحوالہ نیل الاوطار صفحہ ۲۰۱ جلد ۵)

یعنی کشائش۔ فراغت اور وسعت کے باوجود ٹال مٹول کا طریق ظلم ہے۔ ایسے نادہند ظالم کی آبروریزی اور سزا کے طور پر اس کی سرزنش جائز ہے۔ اسی بنا پر فقہا نے ایسے نادہند کو قید میں رکھنے کی بھی اجازت دی ہے۔ یہ صورت تب ہے جبکہ قرض ادا کرنے کی طاقت ہو۔ لیکن اگر قرض زیادہ ہے اور بیروزگاری اور دوسرے حوادث کی وجہ سے حسب وعدہ قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں۔ تو ایسی صورت میں قرض دینے والے کو یہ ترغیب دی گئی ہے۔ کہ وہ مزید مہلت دینے میں بخل سے کام نہ لے اور جذبۂ ہمدردی کے ماتحت کشائش کے وقت تک قرضہ کی وصولی کے التواء کو تسلیم کرے اس کے ساتھ ہی قرض لینے والے پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر امکانی کوشش کو بروئے کار لاکر قرضہ کی ادائیگی کا اہتمام کرے۔ اسی طرح اسے یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ اگر اس نے اس میں لاپرواہی کی۔ اور ثابت ہو گیا کہ وہ اس بارہ میں تساہل سے کام لے رہا تھا تو رسول خدا یا اس کے نائب جو جماعت کے امام ہیں اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب کوئی جنازہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے اس پر کوئی قرض تو نہیں؟ اگر بتایا جاتا کہ قرض ہے اور کوئی دوسرا شخص اس قرض کی ادائیگی کا ذمہ لیتا تو آپ جنازہ پڑھا دیتے۔ ورنہ دوسروں کو فرماتے کہ وہ جنازہ پڑھیں اور خود جنازہ میں شرکت نہ فرماتے

(بخاری بحوالہ نیل الاوطار صفحہ ۲۳۷ جلد ۵)

علاوہ ازیں اگر یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ قرض زندگی کی بنیادی ضروریات کے لئے لیا گیا تھا۔ اور مقصد عیش و عشرت اور اسراف نہ تھا اور اب ادائیگی سے یہ شخص معذور اور مجبور ہے تو آپ بحیثیت ولی الامر اور حکومت کا سربراہ ہونے کے قرض دینے والے کے جذبۂ احسان کی قدر کرتے ہوئے بیت المال سے قرض ادا کر دیتے اور اسے متوقع مالی نقصان سے بچا لیتے۔ تاکہ اس جذبہ کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور ضرورتمند تعاون کے اس نیک رواج سے محروم نہ ہو جائیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ نے مقروضین کا جنازہ نہ پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ تو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ ظالم وہ ہے جس نے عیش پرستی اور اسراف کی راہ سے لوگوں سے بھاری رقمیں قرض لیں اور پھر ادا نہ کر سکا ایسا شخص واقعی اس سزا کا مستحق ہے اور اپنی نافہمی سے اس شخص کو قرض دینے والے بھی کسی خاص رعایت کے مستحق نہیں۔ لیکن جو شخص ضروریات زندگی سے تنگ ہے اور اہل و عیال کے لئے گزارہ کی کوئی سبیل نہیں رکھتا اور بیچ بچکر بامر مجبوری اس نے قرض لیا۔ تو اس کا ضامن میں ہوں میں اس کی طرف سے قرض ادا کروں گا۔ مقصد یہ ہے کہ حکومت کا فرض ہے کہ اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ جو رعایات حکومت کی ذمہ واری میں پوری سرگرمی کے ساتھ اس کا ہاتھ بٹانے (جیسا کہ صحابہؓ نے بٹایا) ایسی رعایا کا کوئی فرد اگر جائداد چھوڑ جائے۔ تو وہ اس کے وارثوں کو ملے گی۔ اور اگر قرض چھوڑ جائے۔ اور اس کی جائداد اس قرض کی کفالت نہ کر سکے۔ تو اس کا قرض میں ادا کروں گا یعنی ایسے قرض کی ادائیگی حکومت کے فرائض میں شامل ہوگی

(نیل الاوطار صفحہ ۲۳۸ و صفحہ ۲۳۹ جلد ۵)

دوسری صورت یہ ہے کہ قرض تجارت کے فروغ کے لئے لیا گیا۔ لیکن بعد میں کسی خاص کوتاہی کے بغیر اتفاقی نقصان کی وجہ سے قرض لینے والا اس قابل نہیں رہا کہ وہ قرض ادا کر سکے تو پھر ہدایت یہ ہے کہ حکومت اور معاشرہ کے دولتمند افراد مل کر اس کے قرضوں کی ادائیگی کی کوشش کریں اس کے ساتھ ہی ایسے مقروض پر پابندی لگا دی جائے۔ اور اس کی ضروریات کا جائزہ لے کر اس کی بقیہ آمد قرض کی ادائیگی میں خرچ ہو۔ لیکن اگر ان کوششوں کے باوجود قرض کا کوئی حصہ باقی رہ جائے تو پھر باقی کا یہ نقصان قرض دینے والے خود برداشت کریں۔ کیونکہ اس بے احتیاطی میں ان کا بھی ایک حد تک حصہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علم میں لایا گیا کہ ایک شخص نے پھلوں کی تجارت کی۔ لیکن پھل کسی وجہ سے تباہ ہو گئے اور وہ شخص قرضوں کے نیچے دب کر کنگال ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو تلقین فرمائی کہ وہ اس کی مدد کریں۔ چنانچہ حسب توفیق سب نے حصہ لیا۔ لیکن پھر

بھی قرض ادا نہ ہوا۔ اس پر آپ نے قرض دینے والوں کو فرمایا جو کچھ ملتا ہے لے لو اور باقی کو ضائع شدہ سمجھو۔ کیونکہ اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں مل سکتا

(مسلم بحوالہ نیل الاوطار ص۲۴۱ جلد ۵)

اسی حدیث کی بناء پر بعض فقہاء نے یہ قاعدہ وضع کیا ہے کہ ایسی صورت میں قضائی فیصلہ کے ماتحت ایک دفعہ ادائیگی ہو جانے کے بعد اگر مفلس صاحب دولت ہو جائے تو پھر اس سے بقیہ قرض کا مطالبہ نہیں کیا جا سکے گا

(نیل الاوطار ص۲۴۲ جلد ۵)

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں۔ کہ قرض دیتے وقت شخصی ضمانت پر اکتفا نہ کرتے ہوئے قرض دینے والے نے جائداد کی ضمانت کا مطالبہ کیا اور جائداد رہن رکھ کر روپیہ قرض دیا اور پھر رہن کی حفاظت اور دیکھ بھال کے معاوضہ میں اس سے معقول فائدہ اٹھاتا رہا۔ اس طرح روپیہ کا دینا اپنے آغاز کے لحاظ سے اگرچہ خالص قرض ہے۔ اور اس کی ادائیگی کی ذمہ داری اسی حیثیت سے ہے۔ لیکن اپنے مآل اور نتائج کے اعتبار سے جیسا کہ آگے چل کر ہم بیان کریں گے۔ بعض اوقات اسے ایک قسم کے لین دین کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی بنیاد پر رہن سے انتفاع جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی جانور رہن ہو تو اس کے چارہ وغیرہ کے اخراجات اس پر ہوں گے۔ اور وہ اس جانور سے سواری وغیرہ کا کام لے سکے گا۔ کیونکہ اس نے اس پر خرچ کیا اور اس کی حفاظت وغیرہ کی ذمہ داری لی۔

(بخاری و مسند احمد بحوالہ نیل الاوطار ص۲۳۴ جلد ۵)

بہر حال عام حالات میں اس صورت حال سے قرض کی ادائیگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ اس کی ادائیگی بھی اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح شخصی قرض ہونے کی ادائیگی ضروری تھی۔ البتہ اگر رہن مرتہن کی تعدی یا سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ضائع ہو جائے تو پھر وہ قرض کی وصولی کا حقدار نہیں رہے گا۔ لیکن حنفی علماء کا مسلک یہ ہے کہ رہن خواہ کس طرح سے ضائع ہو مرتہن ضیاع کے تحقق کی صورت میں قرضہ وصول نہیں کر سکے گا۔ ان کی اس رائے کی بنیاد اس حدیث پر ہے۔ جس میں آتا ہے کہ ایک دفعہ مرتہن کے پاس سے رہن میں لیا ہوا گھوڑا مر گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ معاملہ آیا تو آپ نے مرتہن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تیرا حق بھی اب ختم اب تم راہن سے قرضہ وصول کرنے کے حقدار نہیں رہے

(بدایۃ المجتہد ص۲۳۰ جلد ۲)

علاوہ ازیں ان کی طرف سے یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے کہ مرہونہ جائداد ایک طرح سے قرضہ کی وصولی کی ضمانت ہے۔ کیونکہ یہ جائداد راہن کے قبضہ سے نکل چکی ہے اور اگر قرض لینے والا قرض واپس نہ کرے تو مرتہن اس کے عوض حاکم کی اجازت سے جائداد مرہونہ کا مالک بن سکتا ہے۔ اسی طرح وہ اسے بیچکر اپنی رقم کھری کر لینے کا بھی حقدار ہے۔ پس رہن کی یہ حیثیت اس امر کی مقتضی ہے کہ بصورت ضیاع راہن قرض سے سبکدوش قرار دیا جائے میرے نزدیک مذکورہ نص کی بناء پر حنفیوں کی اس رائے میں کافی وزن ہے۔ کیونکہ اگر یہ امر قرین انصاف ہے۔ کہ راہن قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے تو یہ بات بھی اسی طرح قریب از انصاف ہے کہ قرض کے عوض رہن رکھی ہوئی جائداد مرتہن اسے واپس کرے۔ یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ قرض دینے والا تو اپنا حق وصول کرے۔ اور اس حق کے عوض اس نے راہن کی جس جائداد کو اپنے قبضہ میں لیا تھا اس کے واپس کرنے کا وہ ذمہ دار نہ ہو۔ پس از روئے انصاف یہ ضروری ہے کہ اگر وہ ایک ہاتھ لے تو دوسرے ہاتھ دے۔ علاوہ ازیں جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے۔ مرتہن رہن سے پورا پورا نفع حاصل کر سکتا ہے اور اسلام کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ لین دین کی بناء پر کوئی نفع ذمہ داری قبول کئے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ پس اگر مرتہن نفع کا حقدار ہے تو اس کے مقابل میں نقصان کی ذمہ داری کو بھی اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ الخراج بالضمان (بدایۃ المجتہد ص۲۲۷ جلد ۲) یعنی نفع کمانے کی بنیاد ذمہ داری قبول کرنے پر ہے۔ جو شخص ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ وہ نفع کا حقدار بھی بنتا ہے۔ اور اگر نقصان کی ذمہ داری لینے سے اسے گریز ہے۔ تو پھر نفع حاصل کرنے کا بھی اسے کوئی حق نہیں۔ ہاں مرتہن کی طرف سے اگر یہ عقلمندی اور احتیاط ظاہر ہو کہ وہ دئے ہوئے قرض کے عوض ایسی جائداد رہن لے جس کا ضیاع بظاہر حالات بعید از احتمال ہو۔ اور نفع کے لحاظ سے وہ نہایت موزوں

ہو۔ تو اس میں نہ صرف یہ کہ کوئی حرج نہیں۔ بلکہ رقم کی حفاظت کے اعتبار سے یہ بڑی محافظت اور نیکی کی بات ہوگی (باقی)

دجال کا مقابلہ دلیل اور برہان سے مقدر ہے

ــــــ از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل ــــــ

علامہ وحید الزمان صاحب اپنی کتاب "لغات الحدیث" میں لکھتے ہیں:۔

"ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ اگر کہیں دجال اس وقت نکلا جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا۔ (ظاہر ہو گیا ہے) میں اس سے بحث کروں گا (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کروں گا۔ شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہو گا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا۔ اس سے پہلے امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے۔ پھر حضرت عیسےٰؑ آسمان سے اتر کر اس کو قتل کریں گے"

(رسالہ تذکرہ کراچی اپریل ۱۹۵۷ء ص۲۵)

اس حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ دجالی فتنوں کا مقابلہ دلیل اور برہان سے کیا جانا مقدر تھا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ اگر میرے وقت میں دجال پیدا ہو تو میں اس پر دلیل کی رو سے غلبہ حاصل کروں گا۔

مقام حیرت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنہیں اللہ تعالےٰ نے ظالموں کے مقابلہ کے لئے قوت و اقتدار بھی عطا فرمایا تھا وہ تو دجال کے مقابلہ کے لئے دلیل اور برہان کے ہتھیار کو استعمال کرنے کا ذکر فرماتے ہیں۔ لیکن ہمارے علماء حضرت مسیح علیہ السلام کو جنہوں نے اپنے عقیدہ کی رو سے پہلے دور میں بھی تلوار استعمال نہیں کی۔ دجال کا مادی قاتل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ اسی مسلم کی روایت میں ہیں۔ جس میں نزول مسیح اور خروج یاجوج ماجوج کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

مولوی وحید الزمان صاحب کے بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مسلم شریف کی اس حدیث کے بیان کرنے کے وقت تک جس میں مسیح کے نزول اور قتل دجال کا بیان ہے یہ واضح نہ کیا گیا تھا۔ کہ دجال آپ کی زندگی میں ظاہر نہ ہوگا۔

بہر حال یہ اقتباس جو ایک حدیث نبوی پر مشتمل ہے۔ غیر احمدی اصحاب علم کے لئے قابل توجہ ہے۔

ڈاڑھی اسلامی شعار ہے

ڈاڑھی اسلامی شعار ہے اس بارہ میں آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ قصوا الشوارب واعفوا اللحی کہ اے مسلمانو۔ مونچھوں کو کٹواؤ اور کم کرواور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ آنحضرت صلعم کے اس ارشاد کے ماتحت امت مسلمہ کو چاہیئے تھا۔ کہ ڈاڑھیاں رکھتے اور حکم کی تعمیل کرتے۔ مگر اول تو بہت سے لوگ ڈاڑھیاں رکھتے ہی نہیں۔ اور بعض جو رکھتے ہیں۔ تو ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جبڑا کو استرے سے صاف کیا جاتا ہے اور چند بال ٹھوڈی پر رکھ لئے جاتے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ حکم کی تکمیل کر دی گئی۔ یہ ڈاڑھی شعار الذمن یا ٹھوڑی کے بال) تو کہلا سکتی ہے مگر لحیۃ کا مفہوم اپنے اندر نہیں رکھتی۔ حدیث شریف میں ڈاڑھی کے لئے لحی کا لفظ آیا ہے۔ جس کا مفرد "لحیۃ" ہے۔ اور لحیۃ۔ "لحی" سے ہے۔ جس کے معنے لغت میں ہیں "اللحی عظم الحنک الذی علیہ الاسنان۔ منبت اللحیۃ (منجد) یعنی لحی حلق کی اس ہڈی کو کہتے ہیں۔ جس پر دانت قائم ہوتے ہیں۔ یعنی ڈاڑھی کے اگنے کی جگہ، پس الحیۃ کے اصل مفہوم کے لحاظ سے ڈاڑھی کے بال جبڑے پر بھی ہونے ضروری ہیں۔ ــــــ الڈ لشنا ناظر اصلاح و ارشاد ــــــ

جنازہ غائب

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۷ء بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد مندرجہ ذیل احباب کا جنازہ غائب پڑھایا۔

۱۔ منظور احمد صاحب پٹواری لاہور (۲) عبد الحفیظ خاں صاحب ابن عبد الغفور خاں صاحب

(۳) عبد الغفور خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

(۴) والدہ صاحبہ سلطان محمود صاحب انور کھاریاں

احباب جماعت ان سب کی جنت میں بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رمضان المبارک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے آخری عشرہ میں حسب ذیل احباب مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہوئے ہیں

(۱) مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری امیر المعتکفین
(۲) عبدالرحمٰن صاحب انور۔
(۳) قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال
(۴) عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی
(۵) مولوی عبدالکریم صاحب شرما۔ سابق مبلغ مشرقی افریقہ
(۶) محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری۔
(۷) حکیم فیروز دین صاحب ساکن لودھی ننگل
(۸) ملک غلام نبی صاحب ریٹائرڈ لے۔ڈی۔آئی
(۹) حبیب اللہ صاحب لدھیانوی۔
(۱۰) سید سردار احمد شاہ صاحب ساکن شاہ مسکین۔
(۱۱) مولوی محمد انور علی صاحب ساکن نواب شاہ
(۱۲) سید مبارک شاہ صاحب پسر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم۔
(۱۳) خواجہ بشیر احمد صاحب ڈار کشمیری۔
(۱۴) میجر عارف زمان صاحب۔
(۱۵) حاجی محمد فاضل صاحب۔
(۱۶) بشیر احمد صاحب قادیانی۔ حال ربوہ
(۱۷) محمد مجیب اللہ صاحب ساکن کوٹ رادھا کشن
(۱۸) مولوی عبدالعزیز صاحب پنشنر انسپکٹر بیت المال۔
(۱۹) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ سیرالیون
(۲۰) مولوی عبدالحق صاحب بدوملہوی
(۲۱) چوہدری نورالدین صاحب باجوہ
(۲۲) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
(۲۳) محمد نواز صاحب جامعۃ المبشرین
(۲۴) حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ
(۲۵) عثمان علی صاحب چینی جامعۃ المبشرین۔ ربوہ
(۲۶) حکیم محمد الدین صاحب ساکن ۳ نمبر ضلع شیخوپورہ۔
(۲۷) قریشی عبدالرحمٰن صاحب شاہد جامعۃ المبشرین
(۲۸) شیخ نذیر احمد صاحب شاہد ״
(۲۹) مرزا لطف الرحمٰن صاحب بی۔اے ״
(۳۰) ناصر احمد صاحب بی۔اے ״
(۳۱) علی صالح صاحب آف مشرقی افریقہ
(۳۲) عبداللہ ابوبکر صاحب آف سمالی لینڈ
(۳۳) محمد طفیل صاحب منیر شاہد جامعۃ المبشرین
(۳۴) محمد ارشاد صاحب بشیر جامعۃ المبشرین
(۳۵) عبدالشکور صاحب درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ
(۳۶) نظام دین صاحب ساکن چک نمبر ۳۵ ضلع سرگودھا
(۳۷) ملک محمد صادق صاحب جہلمی

ان ۳۷ مردوں کے علاوہ حضرت مستورات مسجد مبارک میں ۳۱ عورتیں بھی لجنہ اماء اللہ سے اجازت حاصل کر کے اعتکاف بیٹھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اعتکاف کی برکات سے مستفیض فرمائے۔

جن مردوں اور عورتوں کے لئے کھانے کا انتظام مشکل تھا۔ ان کے لئے افسر صاحب لنگر خانہ نے انتظام فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

قبول احمدیت کا اعلان

مکرم رفیع ملک صاحب کوہاٹ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عرصہ دراز سے جبکہ میں کالج میں زیر تعلیم تھا۔ میرا جذبۂ شوق میری عقل کے تاریک پردے ہٹاتا رہا۔ میں نے دل میں احمدیت قبول کئے رکھی۔ جب لاہور اسلامیہ کالج میں بی۔اے میں داخل ہوا تو دسمبر ۱۹۵۴ء میں سالانہ جلسہ پہ آنیکا موقع بھی ملا۔ حضور کی تقریر سے مستفیض ہوا اور حضور سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ الحمدللہ

ملک غلام حسین صاحب مرحوم و مغفور جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابیوں میں سے تھے۔ ان کے لڑکے ملک عبدالعزیز صاحب میرے پھوپھی زاد بھائی ہیں وہ نیروبی میں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس بارہ میں میری بڑی مدد کی اور اب بیعت کی تحریک بھی انہوں نے ہی کی میں گھر میں اکیلا احمدی ہوں۔ میں اب اعلانیہ قبول احمدیت کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ مجھے حضور کے زیر سایہ اپنے فضل خاص سے نوازے۔ آمین

آخیر میں حضور کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے بارگاہ الٰہی میں صدق دل سے دعا کرتا ہوں۔

حقیر خادم رفیع ملک۔ کوہاٹ

مجلس افتاء ربوہ کے اراکین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس افتاء کے اراکین میں مندرجہ ذیل احباب کو بھی شامل فرمایا ہے۔

شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ چوہدری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ۔ مولوی نورالحق صاحب فاضل ربوہ (ناظم افتاء ربوہ)

اراکین کی مکمل فہرست درج ذیل ہے

(۱) ملک سیف الرحمٰن صاحب۔
(۲) مولوی جلال الدین صاحب شمس
(۳) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔
(۴) مولوی ابوالعطاء صاحب
(۵) مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
(۶) مولوی محمد احمد صاحب جلیل
(۷) مولوی تاج الدین صاحب۔
(۸) قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔
(۹) مولوی محمد صدیق صاحب
(۱۰) مولوی خورشید احمد صاحب شاد
(۱۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے
(۱۲) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے
(۱۳) مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
(۱۴) شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور
(۱۵) چوہدری عزیز احمد صاحب سینئر سب جج لاہور
(۱۶) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور
(۱۷) چوہدری نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ
(۱۸) مولوی نورالحق صاحب

درخواست دعا

(از چوہدری عبدالمجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

جماعت احمدیہ کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے مندرجہ ذیل مخلص کارکن بیمار ہیں۔

(۱) شیخ عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کی آنکھ جو تقریباً ایک ماہ سے تکلیف ہے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ آنکھ میں infection ہو گیا ہے۔

(۲) چوہدری احمد جان صاحب پریذیڈنٹ حلقہ عیدگاہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(۳) بشیر احمد صاحب زعیم حلقہ جیکب لائنز کی ٹانگ میں سخت درد ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔

(۴) شیخ ممتاز رسول صاحب ناظم عمومی مجلس کراچی درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ کچھ عرصہ سے پے بہ پے صدمات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تقریباً چھ ماہ ہوئے ان کے والد اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے تھے۔ چند ماہ بعد والدہ بھی انتقال فرما گئیں۔ پھر ان کا بچہ تھوڑے دنوں بعد فوت ہو گیا۔ ایک حادثہ میں پاؤں پر سخت چوٹ آئی اور اب درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ مالی پریشانیاں بھی ہیں۔

(۵) محمد رفیق صاحب چغتائی ناظم نشر و اشاعت مجلس کراچی کی ٹانگ میں درد ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ درد عرق النساء ہے۔

تمام بزرگوں اور احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان کے مبارک ایام میں ان احباب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مندرجہ ذیل احباب نے مختلف امتحانات دئیے ہیں ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے

(۱) مرزا عبدالرحیم بیگ ناظم اعلیٰ مجلس کراچی — ایل۔ایل۔بی (فائنل)
(۲) خلیل الرحمٰن زعیم حلقہ گولیمار — الیف۔ایس۔سی
(۳) عبدالرشید صاحب کوثر ناظم ذہانت — محکمانہ
(۴) چوہدری افتخار احمد زعیم حلقہ عیدگاہ — جی۔ایس۔سی
(۵) عبدالسمیع چوہدری — محکمانہ

خاکسار عبدالمجید قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

سپیشل کلاس

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں سپیشل کلاس موجود ہے۔ ورنیکلر مڈل پاس طالبات اس میں داخل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی پہلی سہ ماہی کا مالی جائزہ

زندہ قوموں یا افراد کا طریق ہوتا ہے کہ جب وہ کسی کام یا مشن کو پورا کرنے کا بیڑا اٹھالیتے ہیں پھر وہ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ ہم خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں بحیثیت خدام الاحمدیہ ہم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بوجھ کو اٹھانا ہے اور یہ بڑا قربانی طلب معاملہ ہے۔ اس بطیب خاطر قبول کی گئی ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ بار بار غور و فکر کرتے رہنا چاہئیے اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور اس سے عہدہ برآ ہونے کی نئی نئی تجاویز اور راہیں سوجھائے۔ خدام الاحمدیہ نے اس مقصد کو ایک پروگرام کے ماتحت پورا کرنا ہے اور اس پروگرام کی سالانہ تعین کی جاتی ہے اور اس پروگرام کو کماحقہٗ چلانے کے لئے خدام الاحمدیہ کو مضبوط مالیات کی ضرورت ہے۔ گذشتہ سال اس جہت میں ترقی کی طرف قدم اٹھنا شروع ہوا۔ اب ایک فعال جماعت کے نوجوان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس روح کو قائم رکھیں اور یہ قدم سال بسال آگے بڑھے۔ مگر عارضی طور پر اس میں کچھ سست رفتاری کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ مثلاً سال رواں کی پہلی ششماہی میں تمام اخراجات بھی پورے نہیں ہو رہے۔ قرض لے کر عملہ کو تنخواہیں ادا کرنی پڑ رہی ہیں۔ لہٰذا میرے نزدیک اس کا فوری نتیجہ خیز حل یہ ہے کہ سب خدام رضاکارانہ طور پر مل کر کام کریں۔ پہلی سہ ماہی کا مالی جائزہ لینے پر جو مجالس کی حالت ہے وہ ڈویژن وار نیچے شائع کی جاتی ہے تاکہ سست مجالس سے سب کو واقفیت ہو جائے اور بیدار مجالس کے خدام میں سے جس کو بھی ایسی مجالس میں جانے کا موقعہ ملے یا وہ اتنی قریب ہو کہ اس میں جانا آسان ہو یا اچانک ایسی مجالس کے کسی رکن سے ملاقات ہو جائے یا کسی تعلق کی وجہ سے خط و کتابت کی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو اس طریق سے ان میں بیداری کی غام رو پیدا کرنے کی کوشش کی جائے

نیز اپنی دعاؤں میں باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ ان کو یاد رکھا جائے۔ خصوصیت سے رمضان کے مبارک ایام میں اس "گڈول" طریق سے اگر بیدار مجالس کے جملہ خدام نے مرکز کا ساتھ دیا تو اللہ تعالیٰ یقینی طور پر بہت جلد خدام الاحمدیہ کی مالی مشکلات دور کر دے گا

پہلی سہ ماہی پر مجالس کی چندہ مجلس کے لحاظ سے پوزیشن

(۱) پشاور ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ (۱) کیمل پور۔

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ پبی نوشہرہ۔ واہ کینٹ۔

۳۔ بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس۔ رسالپور

۴۔ نادہندہ مجالس:۔ ٹوپی۔ پشاور۔ شیخ محمدی۔ مردان۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ بالاکوٹ۔ پنجند۔ کسراں۔

۲۔ ڈیرہ اسمٰعیل ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس۔ ×

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ کوہاٹ۔

۳۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس:۔ بنوں میانوالی۔ بھکر۔

۴۔ نادہندہ مجالس:۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ باڑہ۔ بیاقت آباد۔ داؤد خیل چک ۳۷/ایم-ایل

۳۔ راولپنڈی ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ دتہ آباد دوالمیال۔

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ راولپنڈی۔ گجرات

۳۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس۔ چک جانی۔ چونتوالی گھیٹر۔ سرگودھا۔ گھوگھیاٹ چک ۲ ٹی۔ڈی۔اے

۴۔ نادہندہ مجالس: مری۔ گوجرخان چنگا بنگیال۔ جہلم۔ چکوال۔ کھیوڑہ۔ پنڈدادنخان محمود آباد۔ ترکی۔ کھاریاں۔ رسول۔ سعد اللہ پور۔ شیخ پور۔ گوٹریکی۔ فتح پور۔ گکرالی۔ چک سکندر۔ دیونا ماجرہ۔ لگے۔ سدوکے۔ شادیوال خورد۔ دھیر کے کلاں۔ لالہ موسیٰ۔ کھوکھر غربی۔ منڈی بہاء الدین۔ نورنگ۔ تھال۔ دوھرائے۔ بلانی۔ ہیلاں۔ رجوعہ۔ پنڈی لالہ مرالہ۔ کالا دیوان سنگھ۔ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۳۷ جنوبی۔ تخت ہزارہ۔ چک ۱۵۷ جنوبی۔ چک ۳۸ جنوبی۔ چک ۴۶ جنوبی چک ۱۱ جنوبی۔ چک ۹ پنیار شمالی۔ چک ۹۸ شمالی۔ روڈہ۔ چک ۱۱۶ جنوبی۔ چک ۲۷ جنوبی۔ کوٹ مومن۔ کھان رہیدا ورک کھان موہیا۔ ادرحمہ۔ دودہ۔ چک ۱۳۴ جنوبی سٹی ٹوانہ۔ نصیرپور خورد۔ مجوکہ۔ چک ۹ شمالی چک ۶ شمالی۔ چک ۸ شمالی۔ چک ۸ شمالی چک ۱ جنوبی۔ چک ۳۹ ڈی-بی۔ چک ۸ ایم بی سجاڑہ۔ چک ۱۱۲ شمالی۔ شاہ پور صدر (باقی)

مجالس انصار اللہ کیلئے یاددہانی

۱۷ اپریل کے الفضل میں مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات کے عنوان سے ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ امید ہے احباب انصار اللہ نے امتحان کی تیاری شروع کر دی ہو گی۔ مجالس کو چاہیئے کہ اپنی کارروائی سے مرکزی دفتر انصار اللہ کو اطلاع دیں۔ بعض کالجٹ کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امتحان بجائے جون کے جولائی کے دوسرے ہفتہ میں کر دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے برادرم عزیزم نذیر احمد سیالکوٹی سی۔ ایم۔ اے لاہور کینٹ نے ایک محکمانہ امتحان دیا ہے نیز ہماری ہمشیرہ نے بھی ایم۔ اے انگریزی کا امتحان دیا ہے ہر دو کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامیاب و کامران کرے اور ان کی کامیابی ان کے لئے دین و دنیا کے لحاظ سے بہتر اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین

بشیر احمد سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز۔ ربوہ

(۲) برادرم مکرم چوہدری احمد جان صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر سول سپلائی کراچی پاؤں میں ورم کی وجہ سے سول ہسپتال سرجیکل وارڈ سپیشل ایریا روم میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کامل کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ماسٹر عبدالمجید ڈرگ روڈ کالونی کراچی

(۳) میرا چھوٹا بچہ اسہال میں مبتلا ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

آیت الرحمٰن ملک نئی انارکلی۔ لاہور

(۴) میں ایک ماہ سے بیمار ہوں احباب میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ آمین

سید تنویر احمد منور ربوہ

(۵) خاکسار برک ہیڈ انسٹرکٹر کی پوسٹ سے ریٹائر ہو چکا ہے۔ اب ارادہ کام ٹھیکیداری بلڈنگ ورک کرنے کا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کاروبار میں کامیابی عطا فرمائے

میاں چراغ الدین ریٹائرڈ برک ہیڈ انسٹرکٹر مغلپورہ۔ لاہور

(۶) میرا لڑکا عزیزم منیر احمد ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے اور ادریس احمد نے میٹرک کا دیا ہوا ہے۔ احباب دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

والدہ منیر احمد ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

(۷) میں امسال ایف۔ اے سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

بشارت احمد کوثر۔ شادباغ۔ لاہور

(۸) خاکسار ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالمتین خان ۳۴ عبدالکریم روڈ لاہور

(۹) میرے چچا ملک برکت اللہ خانصاحب سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے دو چچا زاد بہن کچھ پریشانی میں مبتلا ہیں۔ ان کی پریشانی کی دوری کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک رشید الدین انور بٹالہ مسلم ہائی سکول منٹگمری

(۱۰) امسال میرے بھائی مکرم ملک منور احمد جاوید ایف ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ نیز میری ہمشیرہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اور احباب میرے نانا جان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ محمود احمد خالد گنج مغلپورہ۔ لاہور۔

(۱۱) میرے چھوٹے بھائی رشید اللہ نے اوورسیری کا امتحان پاس کیا ہوا ہے ابھی تک انہیں ملازمت نہیں ملی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے برسرروزگار کرے۔ آمین

مقبول احمد ۱۴۱ چوبرجی پارک۔ لاہور

(۱۲) خاکسار مولوی فاضل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

رحمت علی ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ حال منٹگمری

(۱۳) فدوی اس سال بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نور محمد دہلوی مکان نمبر ۲۳ مسلم سٹریٹ ۱ رحیم روڈ سمری شاہ

(۱۴) خاکسار کے نام الاٹ شدہ دوکان کا کیس چل رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا کرے۔ آمین

عبدالصادق دوکاندار مروتے عالمگیر

وزیر اعظم حسین شہید سہروردی جاپان پہنچ گئے

سیٹو میں شرکت کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کمیونسٹ ملکوں کے دشمن ہیں (سہروردی)

ٹوکیو ۲۴ر اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی کل سات روزہ سرکاری دورے پر جاپان پہنچ گئے۔ ٹوکیو کے فضائی اڈے پر وزیر اعظم جاپان نے مسٹر سہروردی کا استقبال کیا۔ اور ان کا تعارف سفارتی نمائندوں اور اعلیٰ افسروں سے کرایا۔

وزیر اعظم سہروردی نے فضائی اڈہ پر ایک بیان میں کہا۔ "مجھے توقع ہے کہ میرے اس دورہ سے پاکستان اور جاپان کے سیاسی اقتصادی۔ ثقافتی اور دوستانہ تعلقات اور مضبوط و مستحکم ہوں گے۔

اور دونوں ملکوں کے تعلقات سے امن عالم کے فروغ میں بڑی مدد ملے گی۔ میں پاکستان کے عوام کی طرف سے جاپانی عوام کے لئے پرخلوص دوستی کا پیغام لایا ہوں۔ اہل جاپان نے جدید تہذیب و تمدن کے ارتقا میں جو گرانقدر حصہ لیا ہے پاکستانی عوام اس سے جاپان کی عظیم صلاحیتوں کے معترف ہیں۔ میں حکومت جاپان کے نمائندوں سے مشترکہ دلچسپی کے امور پر بات چیت کا بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں"۔

ٹوکیو جاتے ہوئے وزیر اعظم سہروردی نے بنکاک کے فضائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا "سیٹو میں پاکستان کی شمولیت کا مطلب یہ نہیں کہ پاکستان کمیونسٹ ملکوں کا دشمن بن گیا ہے۔ سیٹو کا معاہدہ دوست ملکوں کا اتحاد ہے"۔

وزیر اعظم سہروردی نے توقع ظاہر کی کہ وہ واپسی پر سنگاپور میں بھی ٹھہریں گے۔ ڈم ڈم کے فضائی اڈہ (کلکتہ) پر مسٹر سہروردی نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران کہا "میرا خیال ہے کہ کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے موقع پر ہی پنڈت نہرو سے ملاقات کروں گا"۔

ڈاکٹر خان صاحب قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے

کراچی ۲۴ر اپریل۔ مغربی پاکستان کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب کل صرف دو ووٹوں کی اکثریت سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ۲۰ اور ان کے حریف نواب اکبر خاں بگٹی نے اٹھارہ ووٹ حاصل کئے۔ سابق وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی پاکستان سے باہر ہیں۔ اس لئے ووٹ نہیں دے سکے۔

خیال ہے کہ نواب اکبر خاں بگٹی کو دس مسلم لیگیوں۔ دو آزاد امیدواروں اور ری پبلکن پارٹی کے چھ ارکان نے ووٹ دیئے ان چھ اصحاب میں اکثریت قبائلی نمائندوں کی بتائی جاتی ہے۔

حزب مخالف کی طرف سے مخلوط انتخاب کی مذمت

کراچی ۲۳ر اپریل۔ مغربی پاکستان کے لئے مخلوط طریق انتخاب کے بل پر قومی اسمبلی میں بحث آج بھی جاری رہی۔ آج کی بحث میں مسٹر گبن کے علاوہ مسٹر دولتانہ مسٹر کھوڑو۔ مولوی فرید احمد۔ مسٹر امیر دل کرپال داس اور متحدہ محاذ کے مسٹر عبدالکریم نے حصہ لیا۔ ان تمام ارکان نے بل کی مخالفت کی۔ بحث کل بھی جاری رہے گی۔

امریکی منصوبے کا بنیادی مقصد مشرق وسطیٰ کو کمیونزم سے بچانا ہے

ہمیں کسی معاہدے یا فوجی اڈے کی تمنا نہیں ہے"۔ امریکی نمائندہ کا بیان

اسمارہ ۲۴ر اپریل۔ امریکہ کے سفیر خصوصی مسٹر جیمز پی رچرڈز نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکی منصوبۂ مشرق وسطیٰ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کو بین الاقوامی کمیونزم کے خطرات سے محفوظ رکھا جائے۔ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ کسی عرب ملک پر دباؤ ڈالا جائے۔ یا فوجی اڈے حاصل کئے جائیں

مسٹر رچرڈز حکومت سوڈان سے بات چیت کے لئے خرطوم گئے تھے۔ کل وہاں سے واپسی پر انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ بین الاقوامی تنازعات اقوام متحدہ کے ذریعہ حل کئے جا سکتے ہیں۔ جیسے مصر کے خلاف جارحانہ اقدام روک دیا گیا تھا لیکن مشرق وسطیٰ کے ممالک کو کمیونسٹ جارحیت سے بچانے کے لئے اقوام متحدہ کے علاوہ دوسرے ذرائع سے بھی امداد کی ضرورت ہے کمیونسٹ خطرے کا مقابلہ اقوام متحدہ کے ذریعہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہاں روس کے پاس ویٹو کا حق موجود ہے۔ اسی مشکل کے پیش نظر امریکہ نے تحفظ کی ضمانت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکہ کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اگر وہ مدد کی درخواست کریں تو امریکہ ضرور مدد کرے گا۔ یہی امریکی منصوبہ ہے۔ اور ہم یہ منصوبہ کسی پر زبردستی ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ جن ممالک نے یہ منصوبہ قبول کیا ہے انہیں خود مختار ہونے کی حیثیت سے ہر قسم کے فیصلے کا حق ہے۔ اور ہم اس حق کا احترام کرتے ہیں

پندرہ مکان جل گئے

سید پور (مشرقی پاکستان) ۲۱ر اپریل پچھلے ہفتے ایک گاؤں مکھن پور میں آگ لگ جانے سے ایک عورت جل کر ہلاک ہو گئی اطلاع ملی ہے کہ اس حادثے میں قریباً پندرہ مکان جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔

درخواست دعا

عبداللطیف خانصاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی اہلیہ امۃ الوہاب صاحبہ جو محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب کی صاحبزادی ہیں کا ۱۸ر اپریل کو لاہور میں پھیپھڑے کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔